نفاذ اسلام

کے لیے پاکستان کے علماء کرام کے

متفقہ ۲۲ نکات

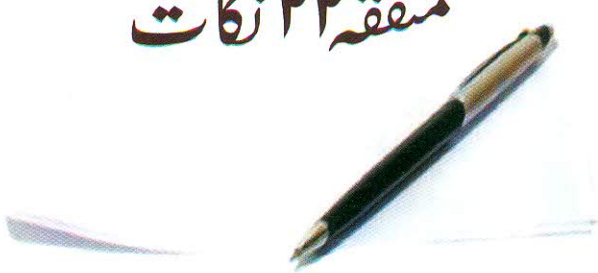

پاکستان کے تمام اسلامی مکاتب فکر کے جید اور معتمد علیہ علماء کرام نے اپنے اجتماع منعقدہ کراچی بتاریخ ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ جنوری 1951ء زیر صدارت مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ اتفاق رائے سے طے کیا۔

اسلامی مملکت کے دستور میں حسب ذیل اصول کی تصریح لازمی ہے۔

۱- اصل حاکم تشریعی وتکوینی حیثیت سے اللہ رب العالمین ہے۔

۲- ملک کا قانون کتاب وسنت پر مبنی ہوگا۔ اور کوئی ایسا اصول نہ بنایا جا سکے گا، نہ کوئی ایسا انتظامی حکم دیا جا سکے گا، جو کتاب وسنت کے خلاف ہو۔

(تشریحی نوٹ) اگر ملک میں پہلے سے کچھ ایسے قوانین جاری ہوں، جو کتاب وسنت کے خلاف ہوں تو اس کی تصریح بھی ضروری ہے کہ وہ بتدریج ایک معینہ مدت کے اندر منسوخ یا شریعت کے مطابق تبدیل کر دیئے جائیں۔

۳- مملکت کسی جغرافیائی، نسلی، لسانی یا کسی اور تصور پر نہیں، بلکہ ان اصول ومقاصد پر مبنی ہوگی، جن کی اساس اسلام کا پیش کیا ہوا ضابطۂ حیات ہے۔

۴- اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ قرآن وسنت کے بتائے ہوئے معروفات کو قائم کرے، منکرات کو مٹائے اور شعائر اسلام کے احیاء اور اعلاء اور مسلمہ اسلامی فرقوں کے لیے ان کے اپنے مذہب کے مطابق ضروری اسلامی تعلیم کا انتظام کرے۔

۵- اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ وہ مسلمانانِ عالم کے رشتۂ اتحاد واخوت کو قوی سے قوی تر کرنے اور ریاست کے مسلم باشندوں کے درمیان عصبیت جاہلیہ کی بنیاد پر نسلی، لسانی، علاقائی یا دیگر مادی امتیازات کے ابھرنے کی راہیں مسدود کر کے ملت اسلامیہ کی وحدت کے تحفظ واستحکام کا انتظام کرے۔

۶- مملکت بلا امتیاز مذہب ونسل وغیرہ تمام ایسے لوگوں کی لابدی انسانی ضروریات یعنی غذا، لباس، مسکن، معالجہ اور تعلیم کی کفیل ہوگی، جو اکتساب رزق کے قابل نہ ہوں یا نہ رہے ہوں، یا عارضی طور پر بے روزگاری، بیماری یا دوسرے وجوہ سے فی الحال سعیٔ اکتساب پر قادر نہ ہوں۔

۷- باشندگان ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو شریعت اسلامیہ نے ان کو عطا کیے ہیں۔ یعنی حدود وقانون کے اندر تحفظ جان ومال وآبرو، آزادیٔ مذہب ومسلک، آزادیٔ عبادت، آزادیٔ ذات، آزادیٔ اظہارِ رائے، آزادیٔ نقل وحرکت، آزادیٔ اجتماع، آزادیٔ اکتسابِ رزق، ترقی کے مواقع میں یکسانی اور رفاہی ادارات سے استفادہ کا حق۔

۸- مذکورہ بالا حقوق میں سے کسی شہری کا کوئی حق اسلامی قانون کی سند جواز کے بغیر کسی وقت سلب نہ کیا جائے گا اور کسی جرم کے الزام میں کسی کو بغیر فراہمی موقعۂ صفائی وفیصلہ عدالت کوئی سزا نہ دی جائے گی۔

۹- مسلمہ اسلامی فرقوں کو حدود وقانون کے اندر پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی، انہیں اپنے پیروؤں کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے کا حق حاصل ہوگا، وہ اپنے خیالات کی آزادی کے ساتھ اشاعت کر سکیں گے، ان کے شخصی معاملات کے فیصلے ان کے

اپنے فقہی مذہب کے مطابق ہوں گے اور ایسا انتظام کرنا مناسب ہوگا کہ انہی کے قاضی یہ فیصلے کریں۔

۱۰- غیر مسلم باشندگانِ مملکت حدود و قانون کے اندر مذہب و عبادت، تہذیب و ثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی حاصل ہوگی، اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون یا رسم و رواج کے مطابق کرانے کا حق حاصل ہوگا۔

۱۱- غیر مسلم باشندگانِ مملکت سے حدودِ شرعیہ کے اندر جو معاہدات کیے گئے ہوں گے، ان کی پابندی لازمی ہوگی اور جن حقوقِ شہری کا ذکر دفعہ نمبر ۷ میں کیا گیا ہے، ان میں غیر مسلم باشندگانِ ملک اور مسلم باشندگانِ ملک سب برابر کے شریک ہوں گے۔

۱۲- رئیس مملکت کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے، جس کے تدین، صلاحیت اور اصابت رائے پر جمہور یا ان کے منتخب نمائندوں کو اعتماد ہو۔

۱۳- رئیس مملکت ہی نظمِ مملکت کا اصل ذمہ دار ہوگا، البتہ وہ اپنے اختیارات کا کوئی جز وکسی فرد یا جماعت کو تفویض کر سکتا ہے۔

۱۴- رئیس مملکت کی حکومت مستبدانہ نہیں، بلکہ شورائی ہوگی یعنی وہ ارکان حکومت اور منتخب نمائندگانِ جمہور سے مشورہ لے کر اپنے فرائض انجام دے گا۔

۱۵- رئیس مملکت کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ وہ دستور کو کلا یا جزواً معطل کر کے شوریٰ کے بغیر حکومت کرنے لگے۔

۱۶- جو جماعت رئیس مملکت کے انتخاب کی مجاز ہوگی وہی کثرت رائے سے اسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔

۱۷- رئیس مملکت شہری حقوق میں عامۃ المسلمین کے برابر ہوگا اور قانونی مؤاخذہ سے بالاتر نہ ہوگا۔

۱۸- ارکان و عمالِ حکومت اور عام شہریوں کے لیے ایک ہی قانون و ضابطہ ہوگا اور دونوں پر عام عدالتیں ہی اسے نافذ کریں گی۔

۱۹- محکمہ عالیہ، محکمہ انتظامیہ سے علیحدہ اور آزاد ہوگا۔ تاکہ عدلیہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہیئت انتظامیہ سے اثر پذیر نہ ہو۔

۲۰- ایسے افکار و نظریات کی تبلیغ و اشاعت ممنوع ہوگی جو مملکتِ اسلامی کے اساسی اصول و مبادی کے انہدام کا باعث ہوں۔

۲۱- مملکت کے مختلف ولایات و اقطاع مملکتِ واحدہ کے اجزا انتظامی طور پر ہوں گے۔ ان کی حیثیت نسلی، لسانی یا قبائلی واحدہ جات کی نہیں، بلکہ محض انتظامی علاقوں کی ہوگی، جنہیں انتظامی سہولتوں کے پیش نظر مرکز کی سیادت کے تابع انتظامی اختیارات سپرد کرنا جائز ہوگا، مگر انہیں مرکز سے علیحدگی کا حق حاصل نہ ہوگا۔

۲۲- دستور کی کوئی ایسی تعبیر معتبر نہ ہوگی، جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔

اسمائے گرامی حضراتِ شرکاءِ مجلس

۱- (علامہ) سید سلیمان ندوی (صدر مجلس ہذا)

۲- (مولانا) سید ابوالاعلیٰ مودودی (امیر جماعت اسلامی پاکستان)

۳- (مولانا) شمس الحق افغانی (وزیر معارف - ریاست قلات)

۴- (مولانا) محمد بدر عالم (استاذ الحدیث، دارالعلوم الاسلامیہ، اشرف آباد، ٹنڈو الہ یار، سندھ)

۵- (مولانا) احتشام الحق تھانوی (مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ، اشرف آباد، سندھ)

۶- (مولانا) محمد عبدالحامد قادری بدایونی (صدر جمعیۃ العلماء پاکستان، سندھ)

۷- (مولانا) محمد شفیع (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلامیہ، مجلس دستور ساز پاکستان)

۸- (مولانا) محمد ادریس (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ، بہاولپور)

۹- (مولانا) خیر محمد (مہتمم مدرسہ خیر المدارس، ملتان شہر)

۱۰- (مولانا مفتی) محمد حسن (مہتمم مدرسہ اشرفیہ، نیلا گنبد، لاہور)

۱۱- (پیر صاحب) محمد امین الحسنات (مانکی شریف، سرحد)

۱۲- (مولانا) محمد یوسف بنوری (شیخ التفسیر، دالعلوم الاسلامیہ، اشرف آباد، سندھ)

۱۳- (حاجی) خادم الاسلام محمد امین (المجاہد آباد، پشاور، صوبہ سرحد - خلیفہ حاجی ترنگ زئی)

۱۴- (قاضی) عبدالصمد سر بازاری (قاضی قلات، بلوچستان)

۱۵- (مولانا) اطہر علی (صدر عامل جمعیۃ العلماء اسلام، مشرقی پاکستان)

۱۶- (مولانا) ابو جعفر محمد صالح (امیر جمعیۃ حزب اللہ، مشرقی پاکستان)

۱۷- (مولانا) راغب احسن (نائب صدر جمعیۃ العلماء اسلام، مشرقی پاکستان)

۱۸- (مولانا) محمد حبیب الرحمٰن (نائب صدر، جمعیۃ المدرسین، سرسینہ شریف، مشرقی پاکستان)

۱۹- (مولانا) محمد علی جالندھری (مجلس احرار اسلام، پاکستان)

۲۰- (مولانا) داؤد غزنوی (صدر جمعیۃ اہلحدیث، مغربی پاکستان)

۲۱- (مفتی) جعفر حسین مجتہد (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام، مجلس دستور ساز پاکستان)

۲۲- (مفتی حافظ) کفایت حسین مجتہد (ادارہ عالیہ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان، لاہور)

۲۳- (مولانا) محمد اسماعیل (ناظم جمعیۃ اہلحدیث، پاکستان، گوجرانوالہ)

۲۴- (مولانا) حبیب اللہ (جامعہ دینیہ دار الہدیٰ، ٹیڑھی، خیر پور میر)

۲۵- (مولانا) احمد علی (امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ، لاہور)

۲۶- (مولانا) محمد صادق (مہتمم مدرسہ مظہر العلوم، کھڈہ، کراچی)

۲۷- (پروفیسر) عبدالخالق (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام، مجلس دستور ساز پاکستان)

۲۸- (مولانا) شمس الحق فرید پوری (صدر مہتمم مدرسہ اشرف العلوم، ڈھاکہ)

۲۹- (مفتی) محمد صاحبداد (سندھ مدرسۃ الاسلام، کراچی)

۳۰- (مولانا) محمد ظفر احمد انصاری (سیکرٹری بورڈ آف تعلیمات اسلام، مجلس دستور ساز، پاکستان)

۳۱- (پیر صاحب) محمد ہاشم مجددی (ٹنڈو سائیں داد، سندھ)